سوال: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ قلبی سکون کہاں پاتے تھے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”میں مکہ و مدینہ میں غریب، بے سہارا اور عبادت گزار لوگوں کے درمیان رہ کر دلی سکون پاتا ہوں۔“

سوال: اللہ پاک بندے پر کس حالت میں انعام فرماتا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بندے پر اُس حاجت میں ضرور انعام فرماتا ہے جس میں وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کثرت سے گڑگڑاتا ہے۔

سوال: کس حالت میں رہنے میں عافیت ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پوشیدہ رہنے میں عافیت ہے۔

سوال: حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ، سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ کی تفسیر میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ،

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ (۱۸۲) (پ۹، الاعراف: ۱۸۲) ترجمۂ کنزالایمان: جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس کا معنٰی یہ ہے کہ ہم ان پر اپنی نعمتیں تمام کریں گے اور شکر کی توفیق نہیں دیں گے۔

سوال: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خط میں کیا لکھ کر بھیجا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے خط لکھا جس میں تحریر تھا: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا جسم ٹھیک رہے اور تمہاری نیند کم ہو تو کھانا کم کر دو۔

سوال: بروز قیامت تاجر کس حال میں اٹھائیں جائیں گے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا رِفاعَہ بن رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تاجر فاسق وفاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو پرہیز گار، نیک اور سچے ہیں۔

سوال: حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا موسٰی بن طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق فرمایا: یہ ہدایت یافتہ و نیک چلن انسان ہے۔

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کن تین چیزوں کو نیکیوں کا خزانہ فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکی کے خزانے ہیں: (۱)... پوشیدہ صدقہ (۲)... شکوہ نہ کرنا اور (۳)... مصیبت کو چھپانا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں جب کسی بندے کو مصیبت (بیماری وغیرہ) میں مبتلا کروں اور وہ صبر کرے اور اپنے ملنے والوں سے شکوہ نہ کرے تو میں پہلے سے بہتر گوشت اور بہتر خون عطا فرماتا ہوں پھر اگر اسے صحت عطا کروں تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اُسے موت دوں تو اس کا ٹھکانا میری رحمت ہوتی ہے۔

سوال: غربت و تنگدستی کا اظہار کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا زُہَیر بن ابو علقمہ ضَبْعِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو بگڑی ہوئی شکل وصورت میں دیکھ کر فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ہر قسم کا مال ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر مال کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہئے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے بندے پر مال کا اچھا اثر دکھائی دے اور اُسے غُربت و تنگدستی کا اظہار پسند نہیں۔

سوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک دور میں رمی کا منظر کیسا ہوا کرتا تھا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا قُدامہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صہبا اونٹنی پر سوار جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا ہے، اس وقت کسی کو مارا گیا نہ دھکا دیا گیا اور نہ ہی "ہٹ جاؤ، ہٹ جاؤ" کی آوازیں تھیں۔

سوال: کون سی دو آنکھیں جہنم کی آگ کو نہیں دیکھ سکیں گی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، شَفیعِ مُعظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گی: (۱) وہ آنکھ جو تنہائی میں خوفِ خدا سے روئے اور (۲) وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے۔

سوال: رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا وہب بن خَنْبَش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔

سوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نبوت کب عطا کی گئی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا مَیْسَرَۃُ الْفَجْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو نبی کب بنایا گیا؟ تو لوگ کہنے لگے: یہ سوال رہنے دو۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے پوچھنے دو، میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام روح اور جسم کے درمیان میں تھے۔

سوال: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہفتے کے کن دنوں میں روزہ رکھنا پسند فرماتے تھے؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا پسند فرماتے تھے۔

سوال: اللہ پاک اپنے بندے کی کس چیز کو دیکھتا ہے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عالم کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب: عالِم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستَقِل ہو اور اپنی ضَرُوریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

سوال: کن دنوں میں سفر کرنا چاہیے؟

جواب: جمعرات، ہفتہ اور پیر)، حدیث شریف میں ہے۔بروز شنبہ (یعنی ہفتہ) قبل طلوعِ آفتاب (یعنی سورج نکلنے سے پہلے) جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے اس کا ضامِن میں ہوں۔

سوال: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کتنے سال کی عمر میں اسلام قبول کیا؟

جواب: ۳۸ (اڑتیس) سال

سوال: کیا دھوبی کے گھر کھانا کھانا جائز ہے؟

جواب: دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں۔یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا ناپاک ہے محض باطل ہے۔

سوال: رُکوع و سجود میں بقدرِ سُبحَانَ اللہ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے؟

جواب: ہاں رُکوع و سجود میں اِتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سُبحَانَ اللہ کہہ سکے۔

سوال: کیا قرآن کریم کی تلاوت کی اجرت لینا جائز ہے؟

جواب: قران عظیم کی تلاوت پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ''اقراؤا القرآن ولا تاکلوا بہ'' (ترجمہ: قران پڑھو اور اسے خوردنی (یعنی کھانے) کا ذریعہ نہ بناؤ۔م) (دارمی، ص ۷ فضائل القرآن مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۳۵۷) ہاں جبکہ خاص تلاوت پر معاہدہ نہ ہوا ہو مثلاً ایک حافظ کو ملازم رکھا اور اس کے متعلق پھر یہ کام بھی کر دیا تو اب اسے تنخواہ لینا جائز ہے کہ وہ اجرت تلاوت قران کی نہیں بلکہ اس کے وقت کی اجرت ہے۔

سوال: کیا گائے کا گوشت کھانا نقصان دہ ہے؟

جواب: وہ قطعاً حلال اور نہایت غریب پرور گوشت اور بعض اَمزِجہ (یعنی طبیعتوں) میں گوشتِ بُز (یعنی بکری کا گوشت) سے نافع تر (یعنی زیادہ مُفید) ہے۔ بہتیرے گوشت کے شوقین اِسے پسند کرتے اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں اور اس کی قربانی کا تو خاص قرآنِ عظیم میں ارشاد ہے (پ۱، البقرہ: ۷۱) اور خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس (یعنی گائے) کی قربانی ازواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی طرف سے فرمائی۔

سوال: مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اس سے بچایا جس میں تُو مبتلا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

سوال: محمد نام رکھنے کی حدیث پاک میں کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: ایک حدیث میں ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا۔''

سوال: زوال کے وقت نماز پڑھنا کیوں مکروہ ہے؟

جواب: زوال کے وقت نماز کی کراہت اس بنا پر ہے کہ جہنم کو روشن کیا جاتا ہے۔

سوال: حافظ، شہید، حاجی، اور علماء کتنے لوگوں کی شفاعت کریں گے؟

جواب: حافظ دس شخصوں کی شفاعت کرے گا اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی، حاجی ستر کی، اور علما بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ عالِم کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہوگا، اُس کی شفاعت کریں گے۔

سوال: حضور ﷺ کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: کتبِ سابقہ میں احمد ہے اور قرآنِ کریم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والٰہ وسلم) کے اسماء صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) نے پانچ سو جمع فرمائے۔

سوال: کیا عقیقے کے جانور کا گوشت نانا نانی دادا دادی وغیرہ کھا سکتے ہیں؟

جواب: سب کھا سکتے ہیں ''کُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَائْتَجِرُوْا'' (یعنی: کھاؤ صدقہ کرو اور کار ثواب میں صرف کرو۔ ت) عُقُوْدُ الدُّرِّیہ میں ہے ''اَحْکَامُھَا اَحْکَامُ الْاُضْحِیَۃِ'' (یعنی عقیقے کے احکام قربانی کے احکام کی طرح ہیں۔

سوال: کیا محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

جواب: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔

سوال: کیا عورت عدت میں نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: عدّت میں نکاح تو نکاح، نکاح کا پیام دینا بھی حرام ہے۔

سوال: قسم کا کفارہ کس صورت میں لازم ہوتا ہے؟

جواب: کفّارہ اُس قسم کا ہوتا ہے جو آئندہ کے لئے کسی کام کے کرنے نہ کرنے پر کھائی اور اسکے خلاف کیا گزشتہ پر قسم کھانے سے کفّارہ نہیں۔

سوال: ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں لے جانا کیسا؟

جواب: ناجائز ہے حتیٰ کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لے جانے کی ممانعت ہے۔

سوال: اپنی زندگی میں قبر تیار کروانا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ

کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا۔ (پ۲۱، لقمٰن: ۳۴)

قبر تیار رکھنا جائز ہے البتہ تیار رکھنے کا شرعاً حکم نہیں البتہ کفن سِلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لے جائے اور قبر ہمراہ نہیں رہ سکتی۔

سوال: رزق میں برکت کی ایک خاص دعا بتائیں؟

جواب: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خدمتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) میں حاضر ہوئے اور عرض کی دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیرلی۔ فرمایا کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ خلقِ دنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل وخوار ہو کر، طلوعِ فجر کے ساتھ سو بار کہا کر'' سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِہٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہ'' (لسان المیزان، حرف العین، الحدیث ۵۱۰۰، ج۴، ص ۳۰۴)

اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: ''حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں۔'

سوال: حضرت نوح علیہ کی کشتی میں آپ کے ساتھ اور کون سے نبی علیہ السلام سوار تھے؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام۔

سوال: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کون سے پہاڑ پر ٹھری؟

جواب: جودی پہاڑ۔
سوال: حضرت نوح علیہ السلام اور کشتی میں موجود لوگوں نے سب سے پہلے جو شہر آباد کیا اس کا نام کیا رکھا؟
جواب: سب لوگ پہاڑ سے اُترے اور پہلا شہر جو بسایا اس کا ''سُوقُ الثّمانِین'' نام رکھا۔
سوال: حضرت نوح علیہ السلام کتنے برس دنیا میں رہے؟
جواب: تقریباً سولہ سو سال۔
سوال: کعبہ معظّمہ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں کیا فریاد کی؟
جواب: حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر اُڑتا جارہا تھا جب کعبہ معظّمہ سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہِ اَحدِیَت میں (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور) عرض کی کہ ''ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نماز پڑھی۔'' اِس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: ''نہ رو! میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرندا اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچہ کے شوق میں اور تجھ میں نبی آخر الزماں کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء سے زیادہ پیارا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔''
سوال: امام قرطبیؔ رحمۃ اللہ علیہ نے گناہ کبیرہ کی تعداد کتنی بیان فرمائی؟
جواب: سات سو۔ (الجامع لاحکام القراٰن للقرطبی، سورۃ النساء تحت الآیۃ ۳۱، ج ۳، ص ۱۱۲)
سوال: وسوسے دور کرنے کیلیے کیا پڑھا جائے؟
جواب: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم (یعنی: میں اللہ و رسول پر ایمان لایا وہی اول و آخر، وہی ظاہر و باطن ہے اور وہی ہر چیز کو جانتا ہے۔) پڑھنے سے وسوسے رفع ہو جاتے ہیں بلکہ صرف اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ہی کہنے سے دُور ہو جاتے ہیں۔
سوال: اگر ریا کے لئے نماز روزہ رکھا تو فرض ادا ہوگا یا نہیں؟
جواب: فقہی نماز روزہ ہو جائے گا کہ مُفْسِد (یعنی نماز یا روزہ توڑنے والا کوئی کام) نہ پایا گیا، ثواب نہ ملے گا، بلکہ عذابِ نار کا مستحق ہوگا۔ روزِ قیامت اُس سے کہا جائے گا: ''او فاجِر! او غادِر! او خاسِر! او کافِر! تیرا عمل حَبط (یعنی ضائع) ہوا، اپنا اجر اُس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا۔'' یہی ایک برائی رِیا کی مذمت کو کافی ہے۔
سوال: عذاب فقط رُوح کو ہوتا ہے یا جسم کو بھی؟
جواب: روح و جسم دونوں پر، یوں ہی ثواب بھی۔
سوال: داڑھی منڈانا اور کتروانا گناہِ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟

جواب: کتروانا یا منڈوانا ایک دفعہ کا صغیرہ گناہ ہے اور عادت سے کبیرہ جس سے فاسقِ مُعْلِن (یعنی علانیہ کبیرہ گناہ کرنے والا) ہو جائے گا، اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، اگر اعادہ نہ کیا گیا (یعنی دوبارہ نہ پڑھی تو) گناہ گار ہوگا۔

سوال: سجدے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: سجدے چار قسم (کے) ہیں: (۱) سجدہ نماز (۲) سجدہ تلاوت (۳) سجدہ سہو (۴) سجدہ شکر۔

سوال: کھانا کھانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: داہنا پاؤں کھڑا ہو اور بایاں بچھا اور روٹی بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے سے توڑنا چاہیئے۔ ایک ہاتھ سے توڑ کر کھانا اور دوسرا ہاتھ نہ لگانا عادتِ مُتَکَبِّرِیْن (یعنی تکبر کرنے والوں کی عادت) ہے۔

سوال: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کاکی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں چند مسافر حاضر ہوئے، حضور کے یہاں اس وقت کچھ سامانِ خورد و نوش (یعنی کھانے پینے کا سامان) موجود نہ تھا غیب سے کاک (روٹیاں) آئیں جو سب کو کافی و وافی ہو گئیں جب سے آپ کاکی مشہور ہو گئے۔

سوال: پہلی صف میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حدیث میں فرمایا گیا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صفِ اول میں نماز پڑھنے کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الصف الاول، الحدیث ۷۲۱، ج۱، ص ۲۵۶) یعنی ہر ایک صفِ اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ بر داری (یعنی نام کی پرچی نکالنے) پر فیصلہ ہوتا۔

سوال: سُوال: بعض لوگوں کا اَندازِ زندگی دیکھنے کے بعد لوگ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے کتراتے ہیں، انہیں آتا دیکھ کر راستہ بدل دیتے ہیں اور ان کے شر سے بچنے کے لیے اُن کی عزت کرتے ہیں جبکہ وہ اسے اپنا رُعب سمجھتے ہیں تو ان کا اسے اپنا رُعب سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص بُرا ہے کہ جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اس کی عزت کریں۔

سوال: باب المدینہ کراچی میں موجود سمندر کا نام کیا ہے؟

جواب: بابُ المدینہ) کراچی (میں جو سمندر ہے اس کا نام "بحرِ عرب" ہے۔

سوال: باب المدینہ کراچی میں موجود سمندر کو بحر عرب کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ یہ حجازِ مُقَدَّس کو چُومنے جاتا ہے۔

سوال: کیا ہر وہ عمل جو مَرد کے لیے سنّت ہے وہ عورت کے لیے بھی سنّت ہوگا؟

جواب: ایسا نہیں ہوسکتا کہ مَرد اور عورت کے لیے ساری سُنّتیں ایک جیسی ہوں مثلاً داڑھی رکھنا مَرد کے لیے سنت ہے لیکن عورت کے لیے سنَّت نہیں ہے بلکہ عورت کی داڑھی نکل آئے تو اس کے لیے مُستَحَب ہے کہ اسے صاف کر دے۔ یوں ہی عمامہ باندھنا مَرد کے لیے سنَّت ہے مگر عورت عمامہ نہیں باندھے گی۔ البتہ ایسی بہت ساری سُنّتیں ہیں جو مَرد اور عورت دونوں کے حق میں یکساں سنَّت ہیں۔

سوال: ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے: جو کوئی ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی پڑھے تو جنَّت میں جانے کے لیے صِرف موت رکاوٹ ہوتی ہے اور پڑھنے والا مَرتے ہی جنّت میں جائے گا۔

سوال: لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کے مُتعلق حدیث پاک میں کیا وعید بیان کی گئی ہے؟

جواب: رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قیامت کے دِن لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے سامنے جنَّت کا ایک دَروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آؤ آؤ، تو وہ بہت ہی بے چینی اور غم میں ڈوبا ہوا اس دَروازے کے سامنے آئے گا مگر جیسے ہی وہ دَروازے کے پاس پہنچے گا وہ دَروازہ بند ہو جائے گا، پھر ایک دوسرا جنّت کا دَروازہ کھلے گا اور اس کو پکارا جائے گا: آؤ یہاں آؤ، چنانچہ یہ بے چینی اور رَنج و غم میں ڈوبا ہوا اس دَروازے کے پاس جائے گا تو وہ دَروازہ بند ہو جائے گا، اِسی طرح اس کے ساتھ مُعاملہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ دَروازہ کھلے گا اور پکار پڑے گی تو وہ نااُمیدی کی وجہ سے نہیں جائے گا۔ (اِس طرح وہ جنَّت میں داخل ہونے سے محروم رہے گا)

سوال: ضمیر کیا ہے؟

جواب: ضمیر کوئی گوشت کا لوتھڑا نہیں بلکہ اَندرونی اِحساس کا نام ضمیر ہے، اسے نَفْسِ لَوَّامَہ یعنی ملامت کرنے والا نفس بھی کہتے ہیں۔ جب بندہ گناہ کر بیٹھے اور اس کا نَفْسِ لَوَّامَہ ہو تو وہ نادم اور پشیمان ہوتا ہے شرمندگی محسوس کرتا ہے اور جب بندہ شرمندہ ہو گا تو توبہ کرے گا تو گناہ مُعاف ہو گا۔

سوال: اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ کا کیا ترجمہ ہے؟

جواب: شرمندگی توبہ ہے۔

سوال: صُحبَتِ صَالِح تُرا صَالِح کُنَد صُحبَتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

جواب: "یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔"

سوال: کیا رات میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: رات میں ناخن کاٹنا جائز ہے۔ عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ رات میں ناخن کاٹنا منع ہے۔

سوال: کیا دُکان یا کاروباری جگہ پر ناخن کاٹنے سے نحوست ہوتی ہے؟

جواب: اگر ناخن کاٹنے کے سبب دُکان میں نحوست آتی ہوتی تو پھر گھر میں بھی نہ کاٹے جائیں کہ وہاں بھی نحوست ہو گی۔ بہر حال ناخن کاٹنا نحوست کا سبب نہیں بلکہ 40 دن کے اندر ناخن کاٹنا سُنَّت ہے۔ اگر 40 دن سے زیادہ ہو گئے اور اب تک ناخن نہیں کاٹے تو بندہ گناہ گار ہو گا۔

سوال: کیا زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں زیادہ ہنسنے سے دِل مُردہ ہوتا ہے بعض لوگ ہنسنے میں زور زور سے آوازیں نکالتے ہیں تو یہ ہنسی نہیں بلکہ قہقہہ اور ٹھٹھہ مار کر ہنسنا کہلاتا ہے۔ صرف ہنسنا (کہ آواز اپنے تک رہے اسے) ضحک بولتے ہیں اور اس کی کثرت سے بھی دِل مُردہ ہو جاتا ہے۔ صِرف مسکرانا تَبَسُّم کہلاتا ہے اگر کوئی زیادہ مسکراتا ہے تو اس سے دِل مُردہ نہیں ہوتا۔

سوال: مُلازمت کے تبادلے کا وَظیفہ بتائیں؟

جواب: ظہر کی نماز کے بعد 11 یا 21 یا 41 بار سُوْرَۃُ اللَّھَب ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ پڑھیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ حَسبِ خواہش تبادلہ ہو جائے گا۔

سوال: شیطان کو کب موت آئے گی؟

جواب: شیطان قیامت تک زندہ رہے گا اور پھر قیامت قائم ہونے سے کچھ پہلے اسے موت آئے گی۔

سوال: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا انار کا ایک ایک دانہ تناول فرماتے کسی نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا انار کا ایک ایک دانہ تناول فرماتے یعنی کھا لیتے تھے، کسی نے اِس کی وجہ دَریافت کی تو فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا دَرخت ایسا نہیں ہے کہ جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لیے اس میں جنّتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو تو ہو سکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔

سوال: کیا پچھلی اُمّتوں میں بھی اِعتکاف ہوتا تھا یا یہ اُمّتِ محمدیہ کے لیے خاص ہے؟

جواب: اِعتکاف بہت ہی پُرانی عبادت ہے جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے ﴿وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵) وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ(۱۲۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب سُتھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رُکوع و سجود والوں کیلئے۔

نہ آسمان کویوں سرکَشیدہ ہوناتھا

نہ آسمان کو یوں سرکَشیدہ ہوناتھا
حضورِ خاکِ مدینہ خمیدہ ہوناتھا

اگر گلوں کو خزاں نارسیدہ ہوناتھا
کنارِ خارِ مدینہ دَمیدہ ہوناتھا

حضور اُن کے خلافِ اَدب تھی بیتابی
مِری امید! تجھے آرمیدہ ہوناتھا

کنارِ خاکِ مدینہ میں راحتیں ملتیں
دلِ حزیں! تجھے اَشک چکیدہ ہوناتھا

پناہِ دامنِ دَشتِ حرم میں چین آتا
نہ صبرِ دل کو غزالِ رَمیدہ ہوناتھا

یہ کیسے کھلتا کہ انکے سِوا شفیع نہیں
عَبَث نہ اَوروں کے آگے تپیدہ ہوناتھا

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو
سلامِ اَبروئے شہ میں خمیدہ ہوناتھا

لَاَمْلَئَنَّ ([1]) جَہَنَّم تھا وَعْدئہ اَزَلی
نہ مُنکروں کا عَبَث بدعقیدہ ہوناتھا

نسیم کیوں نہ شمیم ان کی طیبہ سے لاتی
کہ صبحِ گل کو گریباں دَریدہ ہوناتھا

ٹپکتا رنگِ جنوں عشقِ شہ میں ہر گل سے
رگِ بَہار کو نشتر رَسیدہ ہوناتھا

بجا تھا عرش پہ خاکِ مزارِ پاک کو ناز

کہ تجھ سا عرش نشیں آفریدہ ہونا تھا

گزرتے جان سے اک شور "یا حبیب" کے ساتھ
فُغاں کو نالۂ حلق بُریدہ ہونا تھا

مِرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہدِ شفاعت چشیدہ ہونا تھا

جو سنگِ دَر پہ جبیں سائیوں میں تھا مِٹنا
تو میری جان شرارِ جہیدہ ہونا تھا

تِری قبا کے نہ کیوں نیچے نیچے دامن ہوں
کہ خاکساروں سے یاں کب کشیدہ ہونا تھا

رضاؔ جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قید خودی سے رہیدہ ہونا تھا

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر
رہ گئی ساری زَمیں عَنبرِ سارا ہو کر

رُخِ اَنور کی تجلّی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہِ نقشِ کفِ پا ہو کر

وَائے محرومیِ قسمت کہ میں پھر اب کی برس
رہ گیا ہمرہِ زَوّارِ مدینہ ہو کر

چمنِ طیبہ ہے وہ باغ کہ مُرغِ سِدرہ
برسوں چہکے ہیں جہاں بلبلِ شیدا ہو کر

صَرصَرِ دَشتِ مَدینہ کا مگر آیا خیال
رَشکِ گلشن جو بنا غُنچۂ دِل وا ہو کر

گوشِ شہ کہتے ہیں فریاد رَسی کو ہم ہیں

وَعدئہ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

پائے شہ پر گرے یارب تپشِ مہر سے جب
دلِ بے تاب اُڑے حشر میں پارا ہو کر

ہے یہ امّید رضاؔ کو تِری رحمت سے شہا
نہ ہو زِندانیِ دوزخ تِرا بندہ ہو کر

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحٰے ترے چہرئہ نورفزا کی قسم

ہے کلامِ الٰہی میں شَمس و ضُحےٰ ترے چہرئہ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کِسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تِرے شہر وکلام وبقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں تِرا محرمِ راز ہے روحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا تِرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سماوہ رسول ہیں تیرے میں بندہ تِرا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تُو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوئہ پاکِ رسول دِکھا تجھے اپنے ہی عِزّ وعَلا کی قسم

مِرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سِوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تُو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضاؔ کی طرح کوئی سِحر بَیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہُدیٰ مجھے شوخیِ طبعِ رضاؔ کی قسم

اُٹھادوپردہ دِکھادو چھرہ کہ نورِباری حجاب میں ھے

اُٹھادو پردہ دِکھادو چہرہ کہ نُورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہاہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے اُن کے خدا بچائے جلال باری عتاب میں ہے

جلی جلی بُو سے اُس کی پیدا ہے سوزش عشقِ چشم والا
کبابِ آہُو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

اُنہیں کی بُو مایۂ سمن ہے اُنہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
اُنہیں سے گلشن مہک رہے ہیں اُنہیں کی رنگت گلاب میں ہے

تِری جلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلال ہر مرگ و زندگی کا!
حیات جاں کا رکاب میں ہے ممات اعدا کا ڈاب میں ہے

سیہ لباسانِ دار دنیا و سبز پوشانِ عرش اعلیٰ
ہر اِک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض اُن کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوز جگر سے جاں تک ہے طالب جلوۂ مُبارک
دکھادو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں مُنکَر نکیِرُ سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور!
بتادو آکر مِرے پیمبر کہ سخت مشکِل جواب میں ہے

خدائے قہّار ہے غضب پر کُھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا مِلا کہ جس کے کُھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلِسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اِضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اُمنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرّہ بس اِضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیمِ بے قدر کو نہ شرما
تُو اور رضاؔ سے حساب لینا رضاؔ بھی کوئی حساب میں ہے

بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جِگر کی ہے

بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جِگر کی ہے
کلیاں کِھلیں دِلوں کی ہوا یہ کِدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کِس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جِگر میں صَدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہَری ہَری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمَل پَری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو یہ عظمت کس سفر کی ہے

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار[[1]] ہے یہ اِرادت کِدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے

مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنّا حجر کی ہے

ڈُوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزاب زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دُھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
اَو پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

وَاروں قدم قدم پہ کہ ہر دَم ہے جانِ نو
یہ راہِ جاں فزا مِرے مولیٰ کے دَر کی ہے

گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سُب گھڑی([4]) پھری
مر مر کے پھر یہ سِل مِرے سینے سے سرکی ہے

اللہُ اَکْبَر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کُرسی سے اُونچی کُرسی اسی پاک گھر کی ہے
عشاقِ رَوضہ سجدہ میں سُوئے حرم جُھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیّت کِدھر کی ہے

یہ گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے
مژدہ ہو بے گھرو کہ صلا اچّھے گھر کی ہے

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبّہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود!
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے

سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جُھرمٹ کیے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بار گاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

اے وائے بے کسیِ تمنّا کہ اب اُمید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے
اور بار گاہ مرحمت عام تر کی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایکبار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش گھر کی ہے

مفلِس اور ایسے در سے پھِرے بے غنی ہوئے

چاندی ہر اک طرح تو یہاں گدیہ گر کی ہے

جاناں پہ تکیہ خاک نہالی ہے دل نہال
ہاں بے نواؤ خوب یہ صُورت گزر کی ہے

ہیں چتر و تخت سایۂ دیوار و خاکِ در
شاہوں کو کب نصیب یہ دَھج کَرّ و فر کی ہے

اس پاک کو میں خاک بسر سر بخاک ہیں
سمجھے ہیں کچھ یہی جو حقیقت بسر[[2]] کی ہے

کیوں تاجدارو! خواب میں دیکھی کبھی یہ شَے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے

جاروکشوں[[1]] میں چہرے لکھے ہیں ملُوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو!
مکّہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

شانِ جمال طیبۂ جاناں ہے نفع محض!
وُسعت جلالِ مکّہ میں سود و ضرر کی ہے

کعبہ ہے بے شک اَنجمن آرا دُلھن مگر
ساری بَہار دُولھنوں میں دُولھا کے گھر کی ہے

کعبہ دُلھن ہے تربت اَطہر نئی دُلھن
یہ رشکِ آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے

دونوں بنیں سجیلی اَنیلی بنی مگر

جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور[3] کی ہے

سر سبز [4] وَصل یہ ہے سیہ پوشِ ہجر وہ
چمکی دوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

مَاوشُما[5] تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنّا نظر کی ہے

اپنا شرف دُعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

جو چاہے ان سے مانگ کہ دونوں جہاں کی خیر
زرنا خریدہ ایک کنیز اُن کے گھر کی ہے

رُومی غلام دن حبشی باندیاں شبیں
گِنتی کنیز زادوں میں شام وسحر کی ہے

اتنا عجب بلندیِ جنت پہ کس لئے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اونچے گھر کی ہے

عرشِ بریں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اُتری ہوئی شبیہہ ترِے بام ودر کی ہے

وہ خلد جس میں اُترے گی اَبرار کی برات
اَدنیٰ نچھاور اس مِرے دُولھا کے سر کی ہے

عنبر زمیں عبیر ہوا مشک تر غبار!
ادنیٰ سی یہ شناخت تِری رہ گزر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ اَدَب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنھ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنھ اور تِرے حضور
ہاں تُو کریم ہے تِری خو دَر گزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں مُنھ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

بابِ عطا تو یہ ہے جو بہکا اِدھر اُدھر
کیسی خرابی اس نگھرے دَربدر کی ہے

آباد ایک دَر ہے ترا اور ترے [1] سِوا
جو بار گاہ دیکھیے غیرت کھنڈر کی ہے

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک دَر کی ہے

گھیرا اندھیریوں نے دُہائی ہے چاند کی
تنہا ہوں کالی رات ہے منزل خطر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بَل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تِری سیدھی نظر کی ہے

ایسی بندھی نصیب کھلے مشکلیں کھلیں
دونوں جہاں میں دُھوم تمہاری کمر کی ہے

جنت نہ دیں ، نہ دیں ، تِری رویت ہو خیر سے

اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے

شربت[[2]] نہ دیں ، نہ دیں ، تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پَروا شکر کی ہے

میں خانہ زاد کہنہ ہوں صورت لکھی ہوئی
بندوں کنیزوں میں مرے مادَر پدر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی
دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضا[[1]] ترے دامانِ تر کی ہے